ہزار صفحات پر مشتمل ایک ضخیم دستاویز، جو ہمارے ماضی کے سفر کو روشنی میں لاتی ہے

ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی، ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، پرنسپل، ادارۂ تحقیقاتِ مشرق، پٹنہ

ادارۂ تحقیقاتِ مشرق کے قیام کو ربع صدی گزر چکی ہے۔ اس عرصے میں ادارے نے کتابیں شائع کی ہیں، رسالے جاری کیے ہیں، کانفرنس کی ہیں، اور ایک کتب خانہ قائم کیا ہے جس میں قلمی نسخوں کا ذخیرہ اب ساڑھے تین ہزار کتابوں تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن ادارے کی سب سے بڑی کتاب وہ ہے جو ابھی ابھی چھپ کر آئی ہے۔ ایک ہزار صفحات پر مشتمل یہ دستاویز ادارے کے پچیس برس کا نچوڑ ہے۔ اس میں ہر وہ مضمون، ہر وہ فہرست، ہر وہ تصویر شامل ہے جو ادارے کی فائلوں میں برسوں سے محفوظ تھی۔ اس تحریر میں میں اس کتاب کے بارے میں اپنے تاثرات قارئین کے سامنے رکھتا ہوں۔

ادارۂ تحقیقاتِ مشرق کا قیام ۱۹۶۷ء میں عمل میں آیا۔ ابتدا میں اس کے پاس صرف ۶ کمرے تھے، ۱۲ ملازمین تھے اور قلمی نسخوں کا ذخیرہ کوئی ۴۰۰ کتابوں پر مشتمل تھا۔ اس وقت کے ڈائرکٹر ڈاکٹر نورالہدیٰ کاظمی نے اپنے دیباچے میں لکھا ہے کہ ادارے کا مقصد صرف پرانی کتابیں جمع کرنا نہیں، بلکہ ان کا تجزیہ کرنا، ان کی فہرست بنانا اور ان پر تحقیقی کام کرانا ہے۔ یہ مقصد بظاہر سادہ معلوم ہوتا ہے، مگر عملی طور پر اس کے لیے ماہر مدوّن، خوش نویس، کیمرا مین، اور ایک ایسا ماحول درکار تھا جو ادارے میں پہلے موجود نہیں تھا۔ یہ کتاب اسی ماحول کی تعمیر کی داستان ہے۔

کتاب کے ابتدائی ۱۲۰ صفحات ادارے کے قیام، اس کے ابتدائی ملازمین اور پہلے پانچ برس کی سرگرمیوں کی تفصیل ہیں۔ یہاں ہر ملازم کا نام، اس کا عہدہ اور اس کی تنخواہ تک درج ہے۔ یہ حصہ بظاہر خشک معلوم ہوتا ہے، مگر اس میں ایک پورا زمانہ سانس لیتا ہے۔ ۱۹۶۸ء میں ادارے کا بجٹ ۴۲ ہزار روپے تھا، جس میں سے ۱۸ ہزار روپے صرف تنخواہوں پر جاتے تھے۔ ۱۹۷۱ء میں یہ رقم بڑھ کر ۷۳ ہزار ہو گئی، اور اس کے پیچھے ایک تفصیلی نوٹ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کتب خانے کے لیے فولادی الماریاں کیوں خریدی گئیں اور ان کی قیمت کیا تھی۔ یہ نوٹ ادارے کی ابتدائی ترجیحات کا پتا دیتا ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ ۴۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ادارے کے تمام مطبوعات کی مکمل فہرست درج ہے۔ ۱۹۷۲ء سے ۲۰۲۰ء تک ادارے نے ۱۱۸ کتابیں شائع کی ہیں، ۲۶ تحقیقی رسالے جاری کیے ہیں، ۹ کانفرنس کی ہیں اور ۶۸۰۱ قلمی نسخوں کا فہرست نامہ تیار کیا ہے۔ ہر کتاب کے سامنے اس کا سال، صفحات کی تعداد اور چھپنے کی تعداد درج ہے۔ یہ حصہ تحقیق کے طالب علم کے لیے سونے کی کان ہے۔ میں نے خود اس میں سے کئی کتابیں تلاش کیں اور ان کے حوالے اپنے مضامین میں دیے۔ یہ فہرست اس بات کا ثبوت ہے کہ ادارے کا کام محض کاغذ پر نہیں رہا، بلکہ قاری تک پہنچا ہے۔

تیسرا حصہ ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ادارے کے ۴۱ ماہرین کے مضامین شامل ہیں۔ ان میں سے ۱۷ ادارے کے اپنے ملازمین ہیں اور باقی ۲۴ باہر کے ماہر ہیں۔ یہ حصہ ادارے کی علمی فضا کا آئینہ ہے۔ ایک مضمون میں قلمی نسخوں کی صفائی کا طریقہ بتایا گیا ہے، دوسرے میں دیمک سے بچاؤ کا نسخہ ہے، تیسرے میں ایک ایسے مدوّن کا ذکر ہے جس نے ۳۰ برس میں ۱۲ کتابیں مرتب کیں اور ایک لفظ بھی اپنے نام پر نہیں چھاپا۔ یہ آخری مضمون پڑھ کر میں نے اپنا سر جھکا لیا۔ یہ کتاب ایسے لوگوں کا بھی ریکارڈ ہے جو کبھی سامنے نہیں آئے مگر جن کے بغیر ادارہ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔

چوتھا حصہ ۲۰۰ صفحات پر ہے اور یہ سب سے زیادہ ذاتی حصہ ہے۔ اس میں ادارے کے ۲۳ ملازمین کے انٹرویو ہیں جو ادارے کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ ان میں چپراسی بھی ہیں، کیمرا مین بھی ہیں اور ڈائرکٹر بھی ہیں۔ ہر انٹرویو میں ایک ہی بات بار بار آتی ہے: ادارہ ہمارا گھر تھا۔ یہ جملہ اس کتاب کا سب سے بڑا سرٹیفکیٹ ہے۔ ایک کیمرا مین نے بتایا کہ اس نے ۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۳ء کے درمیان ۹۰۰ قلمی نسخوں کی تصویر کھینچی۔ ایک چپراسی نے بتایا کہ اس نے ۴۰ برس میں ۷ ڈائرکٹر دیکھے اور ہر ایک کے لیے چائے بنائی۔ یہ حصہ پڑھتے ہوئے میں نے اپنا ادارہ یاد کیا۔

پانچواں حصہ ۱۵۰ صفحات پر ہے اور اس میں ادارے کے ۱۹ کتب خانوں کا تقابلی جائزہ ہے۔ یہ حصہ ادارے کے لیے بہت اہم ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ادارے کی کون سی کتاب کہاں کہاں ملتی ہے، کون سی کتاب کے کتنے نسخے باقی ہیں اور کون سی کتاب کا نسخہ صرف ایک جگہ ہے۔ یہ حصہ تحقیق کے طالب علم کے لیے سونے کی کان ہے۔ میں نے خود اس میں سے کئی کتابیں تلاش کیں اور ان کے حوالے اپنے مضامین میں دیے۔ یہ فہرست اس بات کا ثبوت ہے کہ ادارے کا کام محض کاغذ پر نہیں رہا، بلکہ قاری تک پہنچا ہے۔

چھٹا حصہ ۱۰۰ صفحات پر ہے اور یہ سب سے چھوٹا حصہ ہے۔ اس میں ادارے کے ۶ ڈائرکٹروں کے مختصر تعارف ہیں۔ ہر تعارف میں ان کی تاریخ، ان کی تصانیف اور ان کے کام کا ایک جملہ درج ہے۔ یہ حصہ ادارے کی یادداشت ہے۔ ساتویں حصے میں ۴۰ تصویریں ہیں جن میں پرانی عمارت، پہلی الماری، پہلا کیمرا اور پہلی کانفرنس کی تصویر ہے۔ آخری حصہ ۵۰ صفحات پر ہے اور اس میں ادارے کے ۱۲ مدوّنین کے انٹرویو ہیں۔ ہر انٹرویو میں ایک ہی بات بار بار آتی ہے: ادارہ ہمارا گھر تھا۔ یہ جملہ اس کتاب کا سب سے بڑا سرٹیفکیٹ ہے۔

کتاب کی چھپائی اچھی ہے، کاغذ مضبوط ہے، جلد مضبوط ہے اور ۵۰۰ صفحات کی کتاب کے لیے قیمت ۴۵۰ روپے رکھی گئی ہے جو آج کے زمانے میں بہت کم ہے۔ البتہ ایک کمی ہے جو میں ضرور لکھوں گا۔ کتاب میں کوئی اشاریہ نہیں ہے۔ ۱۰۰ صفحات کا اشاریہ اس کتاب کو دگنا مفید بنا دیتا۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں یہ کمی پوری ہوگی۔ مجموعی طور پر یہ کتاب ادارے کی تاریخ کا سب سے بڑا ریکارڈ ہے اور ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو ادارے سے وابستہ رہا ہو یا اس سے فائدہ اٹھایا ہو۔

مدوّن کا نام: ہدایت اللہ انصاری

(مدوّن، ادارۂ تحقیقاتِ مشرق، ۱۹۶۹ء تا ۲۰۰۱ء)

ادارے کے ریکارڈ میں ہدایت اللہ انصاری کا نام ۱۹۶۹ء کے اندراج میں پہلی بار آتا ہے۔ وہ ۲۷ برس کی عمر میں ادارے میں داخل ہوئے اور ۳۲ برس بعد ریٹائر ہوئے۔ اس دوران انہوں نے ۱۲ کتابیں مرتب کیں، ۴ رسالوں کی ادارت کی اور ۶۸۰۱ قلمی نسخوں کا فہرست نامہ تیار کیا۔ یہ فہرست ادارے کی سب سے بڑی کتاب ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ادارے کا بجٹ ۴۲ ہزار روپے تھا، جس میں سے ۱۸ ہزار روپے صرف تنخواہوں پر جاتے تھے۔ ۱۹۷۱ء میں یہ رقم بڑھ کر ۷۳ ہزار ہو گئی، اور اس کے پیچھے ایک تفصیلی نوٹ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کتب خانے کے لیے فولادی الماریاں کیوں خریدی گئیں اور ان کی قیمت کیا تھی۔ یہ نوٹ ادارے کی ابتدائی ترجیحات کا پتا دیتا ہے۔

انصاری صاحب کا کام صرف فہرست بنانا نہیں تھا۔ وہ ہر قلمی نسخے کا مقدمہ لکھتے تھے، اس کا سال، کاتب اور کاغذ کی قسم درج کرتے تھے، اور ایک ایسا طریقہ بناتے تھے جس سے دیمک سے بچاؤ کا نسخہ ہر نسخے کے ساتھ محفوظ رہے۔ ان کی ایک کتاب میں ۳۰ برس میں ۱۲ کتابیں مرتب کیں اور ایک لفظ بھی اپنے نام پر نہیں چھاپا۔ یہ آخری مضمون پڑھ کر میں نے اپنا سر جھکا لیا۔ یہ کتاب ایسے لوگوں کا بھی ریکارڈ ہے جو کبھی سامنے نہیں آئے مگر جن کے بغیر ادارہ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔

ہدایت اللہ انصاری، ادارۂ تحقیقاتِ مشرق کے کتب خانے میں، ۱۹۷۴ء کی ایک تصویر

مدوّن کا نام: ہدایت اللہ انصاری

(مدوّن، ادارۂ تحقیقاتِ مشرق، ۱۹۶۹ء تا ۲۰۰۱ء)

ادارے کے ریکارڈ میں ہدایت اللہ انصاری کا نام ۱۹۶۹ء کے اندراج میں پہلی بار آتا ہے۔ وہ ۲۷ برس کی عمر میں ادارے میں داخل ہوئے اور ۳۲ برس بعد ریٹائر ہوئے۔ اس دوران انہوں نے ۱۲ کتابیں مرتب کیں، ۴ رسالوں کی ادارت کی اور ۶۸۰۱ قلمی نسخوں کا فہرست نامہ تیار کیا۔ یہ فہرست ادارے کی سب سے بڑی کتاب ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ادارے کا بجٹ ۴۲ ہزار روپے تھا، جس میں سے ۱۸ ہزار روپے صرف تنخواہوں پر جاتے تھے۔ ۱۹۷۱ء میں یہ رقم بڑھ کر ۷۳ ہزار ہو گئی، اور اس کے پیچھے ایک تفصیلی نوٹ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کتب خانے کے لیے فولادی الماریاں کیوں خریدی گئیں اور ان کی قیمت کیا تھی۔ یہ نوٹ ادارے کی ابتدائی ترجیحات کا پتا دیتا ہے۔

انصاری صاحب کا کام صرف فہرست بنانا نہیں تھا۔ وہ ہر قلمی نسخے کا مقدمہ لکھتے تھے، اس کا سال، کاتب اور کاغذ کی قسم درج کرتے تھے، اور ایک ایسا طریقہ بناتے تھے جس سے دیمک سے بچاؤ کا نسخہ ہر نسخے کے ساتھ محفوظ رہے۔ ان کی ایک کتاب میں ۳۰ برس میں ۱۲ کتابیں مرتب کیں اور ایک لفظ بھی اپنے نام پر نہیں چھاپا۔ یہ آخری مضمون پڑھ کر میں نے اپنا سر جھکا لیا۔ یہ کتاب ایسے لوگوں کا بھی ریکارڈ ہے جو کبھی سامنے نہیں آئے مگر جن کے بغیر ادارہ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔

##